رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۱۶ رمضان ۱۳۵۴ھ	یوم جمعہ	مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۴۰

ہندوؤں کیلئے فوجی تربیت کا انتظام

اور غفلت شعار مسلمان

قومی طور پر مسلمانان ہند کے مردہ ہونے کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ نہ صرف ان میں بطور خود قومی ترقی۔ اور قومی استحکام کی کوئی تحریک پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ دوسروں کو دیکھ کر بھی انہیں ہوش نہیں آتی۔ اور اس وقت خمار آلود آنکھوں کے ساتھ حیرت زدہ حالت میں ادھر اُدھر دیکھنے لگتے ہیں جبکہ یارانِ تیز گام بہت آگے نکل چکے ہوتے ہیں۔ مثلاً انگریزی تعلیم کی طرف مسلمانوں نے اس وقت توجہ کی۔ جبکہ ہمسایہ اقوام اس میں بہت بڑھ چکی تھیں اور ظاہر ہے۔ کہ ایک سست رفتار بعد میں چل کر ایک تیز رفتار سے جو بہت پہلے سے روانہ ہو چکا ہو۔ نہیں مل سکتا چنانچہ ہندو مسلمانوں میں تعلیمی لحاظ سے جو فرق ہے۔ وہ ظاہر ہے اور اس کے قدرتی نتائج نہ صرف سرکاری ملازمتوں میں بلکہ تجارتی صنعتی اور سیاسی شعبوں میں بھی اس شدت کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے لئے سوائے چیخنے چلانے اور رونے دھونے کے کوئی چارہ کار نہیں ؛؛

اگر اس سے مسلمانوں کی آنکھیں کھل جاتیں اور وہ آئندہ کے لئے قومی ترقی کے لئے سرگرم جد و جہد میں مصروف نظر آتے۔ تو بھی کہا جا سکتا تھا۔ کہ کسی نہ کسی وقت اور کسی نہ کسی رنگ میں کمی پوری کر کے وہ ان نقصانات سے بچ سکیں گے۔ جنہوں نے چاروں طرف سے انہیں گھیر رکھا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان اب بھی اسی طرح خوابِ غفلت میں پڑے ہیں۔ جس طرح پہلے پڑے تھے۔ البتہ اس بات میں انہوں نے پہلے سے زیادہ مہارت پیدا کر لی ہے۔ کہ آپس میں جنگ و جدال اور فتنہ و فساد کس طرح پیدا کیا جا سکتا۔ اور پھر کیونکر اسے نہایت شرمناک حد تک پہونچایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آج کل جدھر دیکھو مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریباں نظر آتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہر قسم کی شرم و حیا ترک کر کے احرار بن چکے ہیں وہ تو ہر ایک کی پگڑی اچھالنا اور اپنی منڈلی کے سوا باقی سب کے خلاف زہر اگلنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن کوئی ایسی زندہ تحریک نظر نہیں آتی جو مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کرنے میں مصروف ہو۔ جو ان کی ترقی اور استحکام کی فکر رکھتی ہو یا جو کم از کم اندرونی فتنہ و فساد کو روکنے میں کوشاں ہو۔ اس کے مقابلہ میں ہمسایہ اقوام کو دیکھئے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان امور کے حصول کے لئے جنہیں انہوں نے اپنے حقوق قرار دے رکھا ہے۔ نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروفِ عمل ہیں۔ بلکہ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط۔ زیادہ سے زیادہ متحد اور زیادہ سے زیادہ منظم بنانے کی کوشش کر رہی ہیں ؛؛

"قادیان کا ایک ادنیٰ زمیندار"

اور چوہدری افضل حق صاحب

حریت و مساوات کا دعوےٰ کرنے والے احرار کے لیڈر چوہدری افضل حق صاحب "مجاہد" ۹ دسمبر ۳۵ء کے لیڈر میں لکھتے ہیں:۔ "حکومتِ پنجاب نے غالباً حکومتِ خارجہ برطانیہ کے ایما پر مرزا محمود سے کھلی معافی مانگ کر سلطنت انگریزی کے جبروت سے واقف لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالدیا۔ کہ سلطنت برطانیہ قادیان کے ایک ادنیٰ زمیندار سے معافی مانگے"۔ کھلی معافی سے اگر علی الاعلان معافی مراد ہے۔ تو چوہدری صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ کھلی معافی کے لئے "غالباً" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اگر اس کے معنے اس کے سوا کچھ اور ہیں۔ تو ہر اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والا شخص ان کے جاننے کے لئے چشم براہ رہیگا ؛؛

مگر ادبی توضیحات تو بعد میں ہوتی رہیں گی۔ فی الحال ہم ضلع ہوشیارپور کے اس "بڑے زمیندار" سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ حکومت کے لئے کتنے بڑے زمیندار سے معافی مانگنا جائز ہے۔ چوہدری افضل حق صاحب کے برابر حیثیت والے سے یا مولوی عطاء اللہ صاحب یا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب یا مسٹر مظہر علی صاحب اظہر کی حیثیت کے زمیندار سے؟ یا چوہدری صاحب کے نزدیک زمیندار سے مانگنی ہی نہیں چاہئے۔ بلکہ جس کے گھر میں خاص تعداد کھڈیوں اور چرخوں کی ہو۔ اس سے معافی مانگنی چاہئیے۔ اس مسئلہ پر حریت و مساوات کی حامی مجلس احرار اور خصوصاً اس کے اعلیٰ ترین لیڈر چوہدری افضل حق صاحب ہی روشنی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن روشنی ڈالنا ہے ضروری۔ کیونکہ اس مسئلہ پر روشنی پڑنے سے ہی حریت و مساوات کی صحیح تشریح لوگوں کے ذہن میں آسکتی ہے ؛؛

ہم اس وقت تک یہ سمجھے ہوئے تھے۔ کہ حکومت جب بھی غلطی کرے خواہ بڑے کے خلاف یا چھوٹے کے خلاف۔ اسے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے نیک مثال قائم کرنی چاہئیے۔ لیکن اب حریت کے مرکز سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت کو یا تو غیر زمیندار سے یا بڑے زمیندار سے معافی مانگنی چاہئیے ؛؛

جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی کے متعلق اعلان

جلسہ میں شامل ہونیوالے غیر احمدی اصحاب کے متعلق ضروری گزارش

اب کے چونکہ رمضان المبارک کا اختتام ایام جلسہ سالانہ کے بالکل قریب ہوگا۔ اور ممکن ہے عید ۲۸ دسمبر کو ہو جائے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ارشاد کے ماتحت جلسہ سالانہ کی سابقہ تاریخوں میں اس قدر تبدیلی کی گئی ہے۔ کہ بجائے ۲۶-۲۷-۲۸ کے ۲۵-۲۶-۲۷ مقرر کی گئی ہیں۔ تاکہ عید سے قبل جلسہ ختم ہو سکے۔ احباب کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیے۔ اور ۲۵ دسمبر تک قادیان پہونچ جانا چاہیئے۔

"الفضل" میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے جو اعلانات شائع ہو چکے ہیں۔ اور جن میں شریف اور متلاشیان حق اصحاب کو قادیان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ان کے متعلق یہ وضاحت کی جاتی ہے۔ کہ (۱) ایسے اصحاب کو کسی نہ کسی احمدی کی ذمہ واری پر تشریف لانا چاہیئے۔ یا (۲) جنہیں ہماری طرف سے دعوت پہونچے وہ تشریف لائیں۔ یا (۳) جو اپنے طور پر آنا چاہیں وہ تشریف آوری سے قبل اطلاع دے کر دعوت نامہ حاصل کرلیں۔ تاکہ ہم ان کی رہائش وغیرہ کے متعلق انتظام کر سکیں۔ ان تینوں طریق کے علاوہ اگر کوئی آئیگا۔ تو وہ ہمارا مہمان نہیں ہوگا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اس سلسلہ میں خاص طور پر قابل ذکر ہندو مہاسبھا کے سب سے بڑے علمبردار ڈاکٹر مونجے کا وہ فوجی سکول ہے۔ جسے قائم کرنے کے لئے وہ کچھ عرصہ سے نہایت زور کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں۔ اور جس کے متعلق ان کی قوم ان سے پُرجوش تعاون کر رہی ہے۔

اس سکول کے قیام سے ڈاکٹر صاحب کا مقصد ہندو نوجوانوں کو فوجی تعلیم دینا اور فوجی رنگ میں تربیت کرنا ہے۔ تاکہ وہ نہ صرف اپنی قوم میں فوجی سپرٹ اور فوجی نظام قائم کر سکیں۔ جس سے موقعہ پر کام لیا جا سکے۔ بلکہ حکومت کی فوج میں بھی اعلےٰ مراتب حاصل کر سکیں۔ اور حکومت کے نظام عسکری پر بھی اسی طرح چھا جائیں۔ جس طرح دوسرے شعبوں پر قابض ہو چکے ہیں۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ڈاکٹر صاحب نے ایک سوسائٹی قائم کی ہوئی ہے۔ جس کا نام "دی سنٹرل ہندو ملٹری ایجوکیشن سوسائٹی" ہے۔ اور جو باقاعدہ طور پر رجسٹرڈ کرائی جا چکی ہے۔ تجویز یہ ہے کہ مجوزہ سکول جولائی ۱۹۳۶ء سے جاری کر دیا جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر انہوں نے ہندوؤں کے نام تین لاکھ روپیہ کی فراہمی کی اپیل شائع کی ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس مقصد کے لئے ایک لاکھ روپیہ صرف ایک سیٹھ نے پیش کر دیا ہے۔ باقی دو لاکھ روپیہ کے متعلق یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ جولائی ۱۹۳۶ء سے قبل جمع ہو جائے گا۔

ڈاکٹر مونجے کی اس سکیم کو سر فلپ چیٹوڈ کمانڈر انچیف افواج ہند نے بھی جنہیں ابھی سبکدوش کیا گیا ہے۔ پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور حکومت کی طرف سے مناسب امداد کا یقین دلایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ڈاکٹر مونجے کے ایک خط کے جواب میں جس میں ڈاکٹر صاحب نے اپنے مجوزہ ملٹری سکول کے لئے آرمی سکولوں کے ٹرینڈ ٹیچر حاصل کرنے کے متعلق مشورہ لیا۔ سر فلپ چیٹوڈ نے لکھا ہے "میں یہ سن کر خوش ہوا ہوں۔ کہ آپ اپنے قرب میں ایک ملٹری سکول کھولنے کی تجویز کر رہے ہیں۔ میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ ہندوستان میں ابتدائی پبلک (فوجی) اسکولوں کی کمی کی وجہ سے ہندوستان کی تعلیم اس منزل تک نہیں پہونچی۔ جہاں اسے پہنچنا چاہیئے۔ میں دلی ہمدردی کے ساتھ امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اس سکول کے اجرا کی تجویز میں جو بالآخر انڈین ملٹری اکیڈمی کے لئے قوت مہیا کریگا کامیاب ہوں گے۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم اس معاملہ میں آپ کی ہر ممکن امداد کریں گے"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء)

اس سے ظاہر ہے کہ ہندوؤں کی فوجی تربیت کے متعلق ڈاکٹر مونجے جو انتظام کر رہے ہیں۔ اس پر حکومت کو نہ صرف کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ اسے ممکن امداد دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اخبارات میں تو یہ بھی شائع ہوا ہے۔ کہ کمانڈر انچیف نے اپنے پاس سے ایک سو روپیہ کا عطیہ بھی دیا ہے۔

پس جس کام کو چلانے والی ہندو قوم ہو۔ اور جسے حکومت کی طرف سے ہر ممکن امداد حاصل ہو۔ اس کی کامیابی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

اس موقعہ پر مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا انہیں فوجی تعلیم و تربیت کی ضرورت نہیں۔ کیا اپنے ملک اپنی قوم اور اپنے مذہب کی خدمت کرنا وہ اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ کیا وہ اپنا آبائی پیشہ سپہ گری کلیتہً ترک کر کے دوسروں کے خدمتگار بنکر زندگی بسر کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے فوجی تعلیم و تربیت کے متعلق کوئی سنجیدہ اور باوقار انتظام قائم کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور نہ اب کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ ہندو فوجی سکول ان کی راہنمائی کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ مت سمجھو۔ کہ احرار کے سے فتنہ پردازوں نے مختلف مقامات پر کرایہ کے ٹٹو چند اوباش اور آوارہ گرد لوگوں کو وردیاں پہنا کر جو جیش تیار کئے ہیں وہ کوئی کام کی چیز ہیں۔ ان کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے سر پھوڑیں۔ مسلمانوں میں فساد کرائیں یا بھیر اور باشانہ رنگ میں گلیوں اور بازاروں میں اکڑتے پھریں۔ اور بدزبانی کرتے رہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ مسلمان اپنے ملک اور قوم کی حفاظت کی خاطر اپنے نوجوانوں کے لئے فوجی تعلیم و تربیت کا باقاعدہ انتظام کریں۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم اتنا تو ہونا چاہیئے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۰-۱۱ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب نے بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام
	دستی بیعت	
1	مسعودہ بیگم صاحبہ	قادیان
2	محمدی بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
3	نعمت بی بی صاحبہ	"
4	سردار بیگم صاحبہ	"
5	شریفاں صاحبہ	قادیان
6	فاطمہ بی بی صاحبہ	"
7	فضل بی بی صاحبہ	"
8	کنیز فاطمہ صاحبہ	ریاست کشمیر
9	مرجان بیگم صاحبہ	"
10	بشیرہ بیگم صاحبہ	ضلع جالندھر
11	جنت نور صاحبہ	ریاست کشمیر
	تحریری بیعت	
12	میاں احمد الدین صاحب	افریقہ
13	زینب بی بی صاحبہ	"
14	خورشید بیگم صاحبہ	"
15	وزیر بیگم صاحبہ	افریقہ
16	صفیہ بیگم صاحبہ	"
17	عبد الرحمٰن صاحب	"
18	عبد المجید صاحب	"
19	فضل الٰہی صاحب	ضلع لائلپور
20	ہدایت اللہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
21	مسماۃ جیوان بی بی صاحبہ	"
22	" عالم بی بی صاحبہ	"
23	" رحمت بی بی صاحبہ	"
24	" بیگم بی بی صاحبہ	"
25	" کرم بی بی صاحبہ	"
26	غلام نبی صاحب	"
27	اسمٰعیل صاحب	"
28	غلام محمد صاحب	"
29	عطاء اللہ صاحب	"
30	مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ	"
31	سردار بیگم صاحبہ	"

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین کے متعلق ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ میں اب تک بالعموم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر جلسہ کے دوسرے روز ہوا کرتی تھی۔ لیکن امسال انشاء اللہ العزیز حضور کی تقریر جلسہ کے پہلے دن یعنی ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء ۱۱ بجے شروع ہو جائے گی۔ اور دوسرے دونوں دنوں میں حضور مردانہ جلسہ میں تقاریر فرمائیں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

پنڈت جواہر لال نہرو اور ڈاکٹر سر اقبال

از جناب قمیصی بی اے آنرز

ڈاکٹر سر محمد اقبال کے ان مضامین کے متعلق جو گزشتہ دنوں انہوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دینے کے متعلق لکھے اور جن کی غیر معقولیت اسی وقت تمام سنجیدہ اہل الرائے مسلم و غیر مسلم اصحاب نے واضح کر دی تھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے دو مضامین میری نظر سے گزرے۔ جو فی الحقیقت اپنے اندر ٹھوس واقعات اور وزنی دلائل رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کی معقولیت نے احمدیت کے مخالف حلقوں میں بوکھلاہٹ سی پیدا کر دی ہے اور بعض لوگ مدعی سست اور گواہ چست کے مصداق بن کر سر اقبال کی پیدا کردہ الجھنوں کو سلجھانے کی سعی ناکام کر رہے ہیں:۔

اس سلسلہ میں اخبار "احسان" نے جن فرسودہ خیالات کا اعادہ کیا ہے۔ ان کی لغویت کا ذکر "الفضل" میں آ چکا ہے۔ اس وقت میرے مدنظر مسٹر راغب احسن صاحب ایم۔ اے کا مضمون ہے۔ جو "اسلام، سوشلزم اور نیشنلزم" کے عنوان سے انگریزی اخبار "ایسٹرن ٹائمز" کے ۵ ردسمبر کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار نے ایک طرف تو پنڈت جواہر لال نہرو کی وزن دار تصریحات اور وزنی دلائل کے سنگِ گراں کے ساتھ ٹکرانے کی ہمت نہ رکھتے ہوئے اپنی بے کسی کو چھپانے کے لئے یہ لکھا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال کا استعجاب ان کے اسلامی ممالک کے صحیح حالات سے بے بہرہ اور اسلامی اتحاد کے بنیادی اصول سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور دوسری طرف مغالطہ دینے کے لئے احمدیت کے متعلق یہ غلط بیانی کی ہے۔ کہ

"عجیب بات ہے۔ پنڈت جواہر لال جیسا حکومتِ برطانیہ کا مخالف ایک ایسے مذہب کی تائید میں مضمون لکھ رہا ہے جس نے مذہبی خیالات میں صرف یہی ایک اضافہ کیا ہے کہ حکومتِ برطانیہ کی حمایت کی جائے۔ اور خود مختار اسلامی سلطنتوں کی مذہبی بنا پر مخالفت کی جائے"!

مسٹر راغب احسن کی اس بیجا الزام تراشی کا جواب دینے سے پہلے یہ کہہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی شخصیت کو سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ اور ان کے مضامین کی غرض و غائت کے متعلق نادانی کا اظہار کیا ہے۔ پنڈت صاحب موصوف کے پیش نظر اس موقعہ پر مذہبی مباحث کا افتتاح یا مذہبی عقائد کی چھان بین نہیں۔ بلکہ ان کے

ممالک کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو سکے۔ کیونکہ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ مسلمان کہلانے والوں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو کہلاتے تو "علامہ" اور "ڈاکٹر" ہیں۔ اور بڑے فلسفی بنے پھرتے ہیں۔ لیکن باتیں نہایت جاہلانہ کرتے ہیں۔ اور اس قدر تنگدل واقعہ ہوئے ہیں۔ کہ جس سے کوئی ذاتی رنجش پیدا ہو۔ اسے دائرہ اسلام سے خارج کرنے سے کم سزا نہیں دیا جاتا۔

سامنے اس وقت بھی سیاسیاتِ ہند کا وہ بلند و بالا مقصد تھا جس کی خاطر ان کے خاندان نے اور خود انہوں نے نہایت شاندار قربانیاں کی ہیں اور جو یہ ہے۔ کہ ہندوستان متحد ہو کر دنیا میں اپنی حقیقی عزت اور وقار حاصل کرے۔ اور آزاد

اور وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ اپنے عقائد سے بہت زیادہ اختلاف رکھنے والوں کو مسلمان سمجھتے اور ان کی قیادت میں کام کرتے ہیں تو پنڈت صاحب موصوف کو بجا طور پر یہ بات کھٹکی۔ کہ ایسے لوگوں سے یہ توقع فضول ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی مختلف اقوام کو کبھی متحد ہونے دیں گے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے لغو خیالات اور غلط طریق عمل کی تشریح کر کے اہل ہند پر واضح کیا جائے۔ کہ لوگ اپنی قوم کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی خاطر کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ان کی کسی بات کو قطعاً کوئی وقعت نہ دی جائے۔ اس نہایت اہم مقصد کی ابتدا پنڈت جواہر لال صاحب نے اپنے ہاتھ سے کی۔ اور وہ نہایت اہم مضامین قلمبند فرمائے۔ جنہوں نے ہندوستان کی سیاسی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ اور جن کے ذریعہ ڈاکٹر اقبال کی پوزیشن بالکل نمایاں ہو گئی ہے:۔

راغب احسن صاحب اگر تعصب اور تنگ نظری کی دلدل سے نکل کر ان مضامین پر غور کرنے کی تکلیف گوارا کرتے۔ تو جہاں وہ پنڈت جواہر لال جیسی عظیم الشان اور مختلف ممالک کی سیاسی تحریکات سے پوری واقفیت رکھنے والی شخصیت کے متعلق یہ کہنے کی بیہودگی نہ کرتے۔ کہ وہ اسلامی ممالک کے حالات سے نابلد ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ کے خلاف یہ بہتان لگانے سے بھی بچ سکتے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ حکومت برطانیہ کی حمایت کر کے اسلامی حکومتوں کو تباہ حال دیکھنے کی خواہشمند ہے:۔

حکومتِ وقت سے وفاداری بلاشبہ جماعت احمدیہ ضروری سمجھتی ہے اور اس لئے ضروری سمجھتی ہے۔ کہ اس کے نزدیک اسلام کی اس بارہ میں یہی تعلیم ہے۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی وفاداری کی بنیاد اسلامی حکومتوں کی مخالفت پر ہے۔ اور میں جماعت احمدیہ کے بڑے سے بڑے مخالف کو چیلنج دیتا ہوں۔ وہ واقعات کی رو سے ثابت کرے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اسلامی حکومتوں کے متعلق کوئی ایسا رویہ اختیار کیا۔ جس کا ثبوت دوسرے مسلمانوں میں اس سے بڑھ کر نہیں پایا جاتا۔ یوں الزام لگا دینا اور بات ہے۔ لیکن واقعات سے ثبوت مہیا اصل چیز ہے۔ کیا کوئی ہے۔ جو اس چیلنج کو قبول کر سکے:۔

مضمون نگار صاحب نے ترکی اور ایران کی قومی تحریکات کے متعلق جن کا تذکرہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے اپنے مضامین کیا ہے۔ لکھا ہے:۔

ادنیٰ اور اعلیٰ کی نئی تشریح

حریت و مساوات کے جھنڈے کی حامل مجلس احرار کے لیڈروں کے لیڈر چوہدری افضل حق صاحب کو سخت صدمہ ہے۔ کہ حکومتِ برطانیہ نے قادیان کے ایک "ادنیٰ" زمیندار سے معافی کیوں طلب کی۔ قطع نظر اس کے کہ حکومت نے معافی طلب کی یا نہ کی۔ ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ہم ادنےٰ اور اعلیٰ کی بحث میں نہیں پڑتے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک ادنیٰ یا اعلےٰ تو وہی ہے جو خدا تعالےٰ کی نظر میں ادنےٰ یا اعلےٰ ہو۔ زمین کی مقدار یا خاندان کی عظمت کسی کو ادنےٰ اعلےٰ نہیں بناتی۔ لیکن چوہدری صاحب نے چونکہ یہ سوال اٹھایا ہے۔ اس لئے اس کی مزید تشریح ہم ان سے چاہتے ہیں۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا خاندان رؤسائے پنجاب میں شامل ہے اور ان رؤسا میں شامل ہے۔ جن کو انگریزوں نے رئیس نہیں بنایا۔ بلکہ ان کے آنے سے پہلے وہ رئیس سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ یہ سب امور کتاب رؤسائے پنجاب میں درج ہیں۔ اگر چوہدری صاحب کے پاس نہ ہو۔ تو کسی لائبریری سے کتاب لے کر پڑھ لیں۔ خاندانی لحاظ سے بانیٔ سلسلہ کے پردادا کو حکومتِ مغلیہ میں ہفت ہزاری کا رتبہ اور عضد الدولہ کا خطاب حاصل تھا۔ یہ ہفت ہزاری کا رتبہ چند مستثنیات کے سوا ساری حکومت مغلیہ میں صرف شاہی خاندان کے ممبروں کو ملا کرتا تھا۔ فرخ سیر آخری مغل بادشاہ کی مہر سے جو مراسلہ اس سلسلہ میں جاری ہوا۔ وہ اس وقت تک موجود ہے۔ دیدۂ بینا رکھنے والا اسے دیکھ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی شاہانِ مغلیہ کے خطوط اس خاندان کے نام محفوظ ہیں۔ اور ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس وقت ضلع ہوشیارپور کے اس بڑے زمیندار کے آباؤ اجداد سکھوں کے سامنے اظہار عقیدت کر رہے تھے۔ اس وقت بھی یہ خاندان یکہ و تنہا سکھ اثر کی بڑھنے والی رو کو روکنے کے لئے پوری جد و جہد سے کام کر رہا تھا۔ اور اس سارے علاقہ میں آخری خاندان تھا۔ جسے رات کے وقت سازش کے ذریعہ سے قتل کر کے سکھ قبائل پرچم اسلام کو سرنگوں کر سکے۔ اگر معلوم نہ ہو۔ تو احرار کے ایک اور بڑے زمیندار چوہدری عبد العزیز بیگو والیہ کے والد صاحب سے حالات دریافت کر لیں۔ اب بھی جبکہ حکومت انگریزی نے جس کا خود کاشتہ پودہ احمدیت کو بتایا جاتا ہے۔ اس خاندان کی جائداد کا اکثر حصہ ضبط کر لیا ہوا ہے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے سب فرزند پنجاب کے بڑے زمینداروں کی علاقہ کے ووٹر ہیں اور ایک بہت بڑی رقم جو ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ بہ طور مالیہ سرکاری خزانہ میں سالانہ داخل کرتے ہیں۔ اور قادیان کے علاوہ تین گاؤں کے اعلےٰ مالک کے طور پر ان کا نام سرکاری کاغذات میں لکھا ہوا ہے۔

"جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ پنڈت نہرو اسلامی ممالک کے مسلمانوں کے صحیح حالات سے بہت کم واقف ہیں۔ ان کے اخذ کردہ نتائج بعض غرض پرست حلقوں کے اس پراپیگنڈا پر مبنی ہیں جو مسلمانوں کے خلاف کیا جاتا ہے۔ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ ٹرکی اور ایران خیالات کے لحاظ سے قومیت پرست ہو گئے ہیں۔ تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ وہ مسلمان نہیں رہے۔"

مضمون نگار صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ ٹرکی اور ایران کا قومیت پرستی کی طرف میلان ہونے کا ذکر کرنے سے پنڈت صاحب موصوف کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ وہاں کے مسلمانوں کو مسلمان نہیں قرار دیتے۔ بلکہ ان کی حیرانی کی اصل وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر سر اقبال جو جماعت احمدیہ کو "استحکام اسلامی" کے منافی قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کرنے کی فکر میں ہیں"۔ اور پنجاب میں ایک حقیقی رہنما کی ضرورت پر زور دے رہے ہیں۔ جو تحریک احمدیت کا مقابلہ کر سکے۔ وہ اس وسیع تر تخویف کے مقابلہ کے لئے کس کی رہنمائی کا انتظام کر رہے ہیں"۔

وسیع تر تخویف سے مراد جیسا کہ اوپر اشارہ کیا جا چکا ہے۔ بعض اسلامی ممالک کی وہ تحریکیں ہیں۔ جو مغربیت کے زیر اثر وہاں پیدا ہو چکی ہیں اور انہیں مغرب پرست بنا رہی ہیں۔

کیا مسٹر راغب احسن صاحب اس بات سے انکار کر سکتے ہیں۔ کہ ترکی میں عورتوں کا پردہ کرنا قانونی جرم بن چکا ہے۔ حالانکہ اسلام میں اس کا صریح حکم اور تاکید ہے۔ کیا وہاں عورتوں کی خوبصورتی کے مقابلے نہیں ہوتے۔ اگر یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی باتیں غلط ہیں۔ تو بلاشبہ انہیں حق پہونچتا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کو اپنی ہمہ دانی کی بناء پر اسلامی ممالک کے حالات سے نابلد قرار دے دیں۔ اور پنڈت صاحب کی "استحکام اسلام" کے متعلق حیرانی اور ان کے شکوک و شبہات کو "بے ہنگام" اور بے وجہ کہیں۔ لیکن اگر مذکورہ بالا امور صحیح ہیں۔ اور یقیناً صحیح ہیں۔ تو انہیں یہ تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے۔ کہ یہ تمام چیزیں سر اقبال کے "استحکام اسلام" میں شامل ہیں۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

۱۶ نومبر سے ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء تک کی مختصر رپورٹ

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

تین مستقل مرکزوں میں تبلیغ احمدیت کا کام جاری ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں ۱۵ مجاہدین نے اپنے اپنے مستقل مرکزوں میں کام کیا۔ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں متفرق طور پر ۱۲ مجاہدین نے تبلیغ کی۔ ۱۶ مجاہدین نے باقاعدہ طور پر اپنی اپنی رپورٹیں دفتر تحریک جدید میں روانہ کیں۔ ۵ اشخاص نے عرصہ زیر رپورٹ میں بیعت کی۔

تبلیغی ٹریکٹ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تحریر کردہ ٹریکٹ بعنوان "کیا احرار واقعہ میں مباہلہ کرنا چاہتے ہیں؟" بصورت پوسٹر و ٹریکٹ شائع ہو کر ۱۴۴ مختلف احمدی جماعتوں اور بعض اصحاب کو روانہ کیا جا چکا ہے۔ جن کی مجموعی تعداد ۵۵۰۰ پوسٹر اور ۲۲۰۰۰ ٹریکٹ ہے۔ مزید ٹریکٹ احباب دفتر تحریک جدید سے بحساب آٹھ آنہ فی سینکڑہ قیمت ادا کر کے یا وعدہ فرما کر طلب کر سکتے ہیں۔

دینی تعلیم کی درسگاہیں

مستقل وقف کنندگان زندگی اپنے اپنے حلقوں کی درسگاہوں میں مفت دینی تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔ مخلوق خدا حسب استطاعت برابر فائدہ اٹھا رہی ہے۔

تبلیغ بیرون ہند

بیرونی ممالک میں چھ مبلغین وقف کنندگان زندگی تبلیغی کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی رپورٹوں کے قابل اشاعت اقتباسات اخبار الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ دیگر بارہ وقف کنندگان زندگی اپنے اپنے کورسوں کو بعجلت تمام اختتام تک پہونچانے میں مصروف ہیں۔ اور اپنی روزانہ رپورٹ کارکردگی چوبیس گھنٹہ دفتر تحریک جدید میں روانہ کرتے ہیں۔

بورڈنگ تحریک جدید

طلباء کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کا کام ایک سپرنٹنڈنٹ اور ایک ٹیوٹر کے ذریعہ بدستور جاری ہے۔ طلباء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ درس قرآن مجید میں باقاعدہ شریک ہوتے رہے۔ احباب اپنے بچوں کو تحریک جدید کے ماتحت بورڈنگ میں داخل کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔ بچوں کی تعلیمی کمزوری کو دور کرنے کے لئے بھی خاص انتظام کر دیا گیا ہے

پراپیگنڈا

پراپیگنڈا کا کام پانچ اخبارات کے ذریعہ عربی۔ اردو۔ سندھی۔ اور انگریزی زبان میں بدستور جاری ہے۔ لوگ اس میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔

خط و کتابت

ایام زیر رپورٹ میں دفتر تحریک جدید سے ۶۶۸ خطوط جاری ہوئے جس میں ۱۱۷ لوکل خطوط تھے۔ ۲۱۶ خطوط دفتر ہذا میں براہِ راست مختلف احباب سے موصول ہوئے۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

کارکنانِ تبلیغ کی خاص توجہ کے لئے

اول۔ جلسہ سالانہ کے پوسٹرز جماعتوں کو بھیجے جا رہے ہیں۔ مناسب وقت میں اور موزوں جگہ پر انہیں چسپاں کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

دوم۔ بعض جماعتوں کو پوسٹرز کے ساتھ انگریزی اور اردو میں دعوتی چٹھیاں بھی بھیجی گئی ہیں۔ انتخاب کر کے اپنے دوستوں کو مدعو کیا جائے۔ اور جن احباب کو یہ دعوتی چٹھیاں اپنے دوستوں کے لئے درکار ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

سوم۔ سیکرٹری تبلیغ مشورہ کرنے کے بعد اطلاع دیں۔ کہ ان کے جلسہ کا انعقاد جلسہ سالانہ کے ایام سے ایک روز پہلے مورخہ ۲۴ دسمبر بوقت صبح یا شب ہو۔ یا اختتام جلسہ کے بعد۔ جماعتوں سے اطلاع آنے پر میں انصار اللہ کے جلسے کی تاریخ کے متعلق اعلان کرونگا۔ انصار اللہ کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ دفتر میں مرتب ہو رہی ہے۔ جن کارکنوں نے رپورٹیں بھیجنے میں باقاعدگی ملحوظ نہیں رکھی۔ وہ خود اپنے کام کی سالانہ رپورٹ مرتب کر کے بیس دسمبر سے پہلے اطلاع دیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

تقرر عہدہ داران

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ دار جو انہوں نے تجویز کر کے بھیجے تھے۔ ۳۰ اپریل ۳۸ء تک منظور کئے جاتے ہیں۔

اکال گڑھ۔ چھاؤنی سیالکوٹ۔ گولیکی۔ کرم پورہ۔ کالرا دیوان سنگھ۔ سمارا ضلع تھرپارکر۔ پونا۔ تہال۔ فتح پور۔ کریام۔ راولپنڈی۔ بھیرہ۔ دھرم کوٹ بگہ۔ لودی ننگل۔ گھسنو کے ججہ۔ گلانوالی۔ مبادی ڈوگراں۔ مالو کے بھگت۔ سعد اللہ پور۔ کھوکھر غربی۔ چک سکندر۔ شیخ پور۔ بھڈیار۔ رنگپور رنگال۔ کیمبرنگ راڈلیہ۔ حیدر آباد دکن۔ نلوںڈی جھنگلاں۔ مانڈلے (برما)

(ناظر اعلےٰ قادیان)

ضروری اعلان

نظارت امور خارجہ کی طرف سے ایک خاص کام کی تکمیل کے لئے حکیم نیر نور الدین صاحب ضلع سیالکوٹ میں اور سید محمد علی شاہ صاحب ضلع جالندھر و ہوشیارپور میں، اور سید محمد لطیف صاحب ضلع گجرات میں۔ مرزا مبارک بیگ صاحب کو ضلع گورداسپور میں دورہ کرنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ تمام انجمنوں کے سیکرٹریوں اور پریذیڈنٹوں کو چاہئے۔ کہ ان کے ساتھ پورا تعاون کر کے کام کی تکمیل کرنے میں مدد دیں۔ (ناظر امور خارجہ قادیان)

رمضان شریف کی برکات سے فائدہ اٹھاؤ

آج کل ہم رمضان المبارک کے مہینہ میں سے گذر رہے ہیں۔ جیسا کہ احباب پر روشن ہے۔ یہ خاص برکتوں کے دن ہیں۔ اور افضال الٰہی کو جذب کرنے کے لحاظ سے موسم بہار کا حکم رکھتے ہیں۔ جس طرح دنیوی سلسلہ میں بارشوں کا خاص موسم ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم اور احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگوں کے تجارب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رمضان روحانی بارشوں کے خاص ایام ہیں۔ پس جس طرح موسمی بارشوں کے ایام میں جو لوگ اپنی زمینوں میں خوب اچھی طرح قلبہ رانی کرتے اور پھر ان میں اچھے بیج ڈالتے ہیں۔ وہ اچھی فصل پاتے ہیں۔ اسی طرح جو دوست ان ایام میں ذکر الٰہی اور دعاؤں اور تضرع سے اپنے دلوں کی سرزمین کی قلبہ رانی کریں گے۔ اور گناہوں اور گندے جذبات سے ان کو پاک کرکے نیک اعمال اور پاک عزائم کا بیج ان میں بوئیں گے۔ اور بعد میں اس کی مناسب پرداخت کرتے رہیں گے وہ یقیناً بہت سے روحانی فوائد سے متمتع ہوں گے۔ ایک بڑی حد تک انسان کی جسمانی اور روحانی بہت سی ترقیات کا مدار عزم راسخ اور استقلال پر ہوتا ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں اپنے کسی ایک نقص کا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا چھوڑنے کا خداتعالیٰ کے ساتھ ایسا راسخ عہد کرو۔ کہ خواہ موت آجائے۔ مگر وہ عہد نہ ٹوٹے۔ اس سے نہ صرف وہ نقص ہی دور ہوگا۔ بلکہ دل میں ایک استقامت پیدا ہوگی۔ نفس پر غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ اور گناہ سے بچنے اور نیکی کے کرنے کی بیش از بیش توفیق ملے گی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رمضان کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ یہ میرے پانے کے دن ہیں۔ اور ان ایام میں میں انسان کے قریب ہو جاتا ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون۔ مگر جیسا کہ ہر کام کے لئے بعض شرائط ہوتی ہیں۔ اسی طرح اس کے لئے بھی بعض شرائط ہیں۔ جن کا اسی آیت سے پتہ لگتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) حقیقی طلب خداتعالیٰ کو پانے کی ہو (۲) اس کے حصول کا صحیح راستہ اختیار کیا جائے۔ (۳) سوال کرنے والا خداتعالیٰ کا سچا بندہ بنکر رہے۔ اور تمام کبر عجب اور خود رائی چھوڑ دے (۴) صرف خدا ہی مطلوب ہو نہ کچھ اور۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔

در دو عالم مرا عزیز توئی ؎ آنچہ می خواہم از تو نیز توئی

(۵) ان شرائط کے بعد بندہ خدا کو قریب سمجھنے والا ہو۔ اور اس بات پر یقین رکھے۔ کہ میں اسے پاسکتا ہوں۔ (۶) اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کو ماننے والا ہو۔ اور حتی الوسع ان پر عمل پیرا ہو۔ (۷) اور پھر اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی قضاء و قدر اور عواقب امور پر ایمان رکھنے والا ہو۔

ان شرائط کو جو شخص اپنے اندر پیدا کرے گا۔ وہ ضرور خداتعالیٰ کا رستہ یعنی رشد و ہدایت پائے گا۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ رمضان شریف میں ان امور کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس سے بہت سی منازل سلوک طے ہو جاتی ہیں۔ اور بندہ اپنے اللہ کو جلد تر پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

کشتی نوحؑ کا سستا ایڈیشن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف فرمودہ کتاب کشتی نوحؑ کا پاکٹ سائز مولوی ابوالفضل محمود قادیان نے شائع کیا ہے۔ اور قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ ہر احمدی کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ احباب زیادہ تعداد میں منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ تبلیغی ٹریکٹ مختلف مضامین کے بھی مندرجہ بالا پتہ سے مل سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے متعلق اعلان

(۱) جو جماعتیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زیادہ اطمینان سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے تمام افراد سمیت ۲۴ دسمبر کی شام تک دارالامان پہونچ جائیں۔ تا ۲۵ دسمبر کی صبح کو انہیں ملاقات کے لئے وقت دیا جاسکے۔ ایسی جماعتیں اپنے ارادہ سے بذریعہ خطوط اطلاع دیں۔ اور پھر قادیان پہونچتے ہی جماعت کا ذمہ وار عہدہ دار ۲۴ دسمبر کی شام کو جماعت کی آمد کی مجھے اطلاع کردے۔

(۲) منتظمین جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی تمام جماعت کے قادیان پہونچ جانے پر اپنے اپنے کمروں کے معاونین سے فارم حاصل کرکے خانہ پری کرنے کے بعد دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں جلد سے جلد پہونچا دیں۔ فارم پُر کرتے وقت اپنا ضلع ضرور تحریر فرمائیں۔ تا تقسیم اوقات میں آسانی رہے۔

(۳) جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ فارمہائے ملاقات صرف جماعت کے عہدہ داران امراء یا سکرٹری صاحبان ہی پُر فرمائیں۔ تا غیر ذمہ وار آدمی کے پُر کرنے سے کسی قسم کی غلطی واقع نہ ہو۔

(۴) یہ امر خاص طور پر قابل یادداشت ہے۔ کہ جس وقت تمام جماعت کے افراد دارالامان پہونچ جائیں اسی وقت فارم پُر کرکے دفتر میں دیا جائے۔ پہلے نہیں تاکہ بعد میں ملاقات کا وقت مقرر ہونے پر دقت نہ ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ باوجود فارم ملاقات پر اس امر کے اندراج کے کہ اسی وقت فارم پُر کیا جائے۔ جب کہ جماعت کے تمام افراد قادیان پہونچ جائیں۔ ان کے پہونچنے سے پہلے ہی فارم پُر کرکے دے دیا جاتا ہے۔

(۵) بعض عمر رسیدہ اصحاب کی طرف سے شکایت موصول ہوئی تھی۔ کہ وہ بوجہ سردی رات کو ملاقات نہیں کرسکتے۔ ایسے اصحاب کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ ۲۴ دسمبر کو اطلاع دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں کردیں۔ تا ۲۵ کی صبح کو ان کی ملاقات کا انتظام کردیا جائے۔ ورنہ ایسے اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ جلسہ کے بعد ٹھہر کر اطمینان سے ملاقات کریں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین قادیان)

انتظام بیکاراں کے لئے ایک مخلص اور محنتی کارکن کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء میں اعلان فرمایا ہے۔ کہ اس سال کی تحریک جدید میں انسداد بیکاری کو بھی شامل کرلیا گیا ہے۔ جس کے لئے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو اپنے آپ کو غرباء کی امداد اور ان کے لئے کام مہیا کرنے کے لئے وقف کردے۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی تجویز یہ کی گئی ہے۔ کہ اس میں کچھ خرچ کرکے بیکاروں کے لئے لوہاری۔ نجاری اور چمڑے کا کام سکھائے جانے کا قادیان میں انتظام کیا جائے۔ علاوہ ازیں ایسے کام نکالے جائیں۔ جن میں عورتیں اور نابینا اشخاص بھی حصہ لے سکیں۔ مثلاً ٹوکریاں۔ چکیں اور آزار بند بنانا۔ پس ایسے کام کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو حقیقی معنوں میں زندگی وقف کرنے والا ہو۔ تکلیف سے گھبرانے والا نہ ہو۔ کسی دوسری جگہ زیادہ تنخواہ ملنے پر اس کام کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو۔ کام سے جی نہ چرانے والا ہو۔ اور وہ یہ سمجھے۔ کہ اس کام میں اس کی موت ہوگی۔ نہ دن کو آرام ہو نہ رات کو چین۔ بلکہ ہر وقت بیکاروں کے لئے انتظام کرنے میں لگا رہے۔ جو دوست اپنے اندر ان صفات کو محسوس کریں۔ اور اس کام کے لئے آمادہ ہوں۔ دفتر تحریک جدید میں یا براہ راست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دیں۔ جو دوست ان کاموں سے واقف ہوں۔ وہ بھی اپنے تجربہ کی بناء پر اس سکیم کے متعلق مشورے دیں۔ کہ کس کس کام کو کس کس طریق پر شروع کیا جائے۔ تا بچے بوڑھے جوان عورتیں مرد سب کام پر لگے ہوں۔ اور کوئی بھی بیکار نہ رہے۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

کوائف لائل پور

ترجمان احرار کی غلط بیانی

۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء کو اخبار "مجاہد" کے صفحہ ۶ پر یہ خبر درج کی گئی ہے۔ کہ "سردار ہری مان طوطا سنگھ جی نے ایک مرزائی کو گردن سے پکڑ کر سٹیج سے نیچے اتار دیا۔" میں طوطا سنگھ جو اس جلسہ کا پریذیڈنٹ تھا اس خبر کی تردید کرتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کسی جھوٹے آدمی نے اخبار میں یہ خبر درج کی ہے۔ اور احمدی لیکچرار کے ساتھ میری بھی ہتک کی ہے۔ میں تو سب کا حامی ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے اپنے جلسہ میں جو ۲۴ نومبر کو ہوا۔ ایک احمدی لیکچرار کو بلایا تھا اور حکیم نوردین کو بھی بلایا جو صدر مجلس احرار لائل پور ہے۔ حکیم صاحب کی تقریر کے بعد جب شیخ عبد الرب صاحب احمدی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو احرار نے شور مچا دیا۔ جس پر مجھے کہنا پڑا کہ ہم نے تو آپ کو مدد کے لئے بلایا تھا۔ آپ مدد کریں اور شور نہ کریں۔ شیخ عبد الرب صاحب ہمارے حق میں اچھی تقریر کر رہے تھے۔ مگر شور کم نہ ہوا۔ اس پر میں نے ان سے عاجزی کے ساتھ درخواست کی۔ کہ آپ جلدی تقریر ختم کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے تقریر ختم کر دی۔

خاکسار:۔ طوطا سنگھ پریذیڈنٹ آل انڈیا آدی دھرم منڈل لائل پور۔

احرار کا مسجد کے متعلق جھگڑا

لائل پور میں حکیم نوردین صدر مجلس احرار کے حامیوں اور دوسرے مسلمانوں میں مفتی محلہ کی مسجد کے بارے میں جھگڑا پیدا ہو گیا ہے۔ ایک پارٹی نے دوسری کو بے دخل کرنے کے لئے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا ہے۔

احرار کی ذلت

لائل پور میں احرار پارٹی کا وقار اب لوگوں کے دلوں سے اٹھ چکا ہے۔ اب انہیں کوئی شریف انسان منہ نہیں لگاتا۔ اس وجہ سے انہوں نے اپنے لئے ایک نیا میدان منتخب کر لیا ہے۔ چنانچہ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ لائلپور کے احراری والنٹیرز جب سیالکوٹ احرار پولیٹیکل کانفرنس کے لئے جانے لگے۔ تو ان کے لئے جھنگ کے چودھری نے لائل پور کی کنجریوں سے [illegible]

کوائف گوجرانوالہ

احرار کی بدزبانی اور فساد

۷ دسمبر۔ مجلس احرار کی طرف سے منادی کرائی گئی۔ جس میں احرار کے چند شوریدہ سروں نے تمام شہر میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق نہایت دل آزار الفاظ میں بدزبانی کی۔ جب یہ بدزبان محلہ باغبانپورہ میں پہنچے۔ تو ایک بڈھے احمدی کے دکان کے سامنے کھڑے ہو کر گندی نظم پڑھنی شروع کر دی۔ اور اس احمدی نے جب منع کیا۔ تو گندی گالیاں دے کر اپنے اسلام کا اظہار کیا اور مارنے لگ گئے۔ جب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے آکر بابا غلام محمد صاحب کو چھڑانا چاہا۔ تو ان پر بھی پل پڑے۔ اس موقعہ پر اس حلقہ کے میونسپل کمشنر بابو اللہ دتہ نے آکر بھی مفسدوں کی حمایت شروع کر دی۔ ہمارے دونوں احمدی بھائیوں کو چوٹیں آئیں۔ اور ان کے کپڑے بھی پھاڑ دئے گئے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب گوجرانوالہ نے سب انسپکٹر پولیس گوجرانوالہ کی معرفت صدر احرار کو بلا کر کہا ہے۔ کہ وہ ایسے دل آزار طریق کو چھوڑ دیں۔ دیکھئے احرار پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔

اخبار "مجاہد" کا جھوٹ

احراری اخبار مجاہد۔ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کے ضمیمہ میں عطاء اللہ بخاری کی گرفتاری پر بدحواس ہو کر گوجرانوالہ میں احتجاجی جلسہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ ۶ دسمبر کو بعد نماز جمعہ ہر مسجد میں گرفتاری کے متعلق ریزولیشن پاس کئے گئے اور مسلم آبادی میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ مگر یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ۶ دسمبر۔ جمعہ کے بعد کسی مسجد میں اس قسم کا احتجاج نہیں کیا گیا۔ اسی قسم کے نظر نہ آنے والے جلسے دوسرے شہروں میں بھی ہوئے ہونگے۔ ہم نے تو بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ اچھا ہوا۔ قوم کا روپیہ بٹورنے والا جیل میں ٹھونس دیا گیا۔ لوگ چار دن تو آرام سے بیٹھیں گے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ شرفاء ان احراری لیڈروں سے تنگ آچکے ہیں۔ اور وہ دل سے چاہتے ہیں کہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ کسی نہ کسی رنگ میں ان کا خاتمہ ہو۔

(نامہ نگار از گوجرانوالہ)

تاجرانہ نمائش کے متعلق اعلان

امسال بھی جلسہ سالانہ پر حسب فیصلہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دوران مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء تاجرانہ نمائش کا انتظام کیا جائے گا۔ جسے کامیاب بنانے کے لئے احباب کو ضروری ہدایات سے مطلع کیا جاتا ہے۔

۱۔ تاجر صاحبان جو اپنا مال برائے نمائش لانا چاہتے ہوں۔ مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کیا مال لائیں گے۔ اور کس قدر ہو گا۔ اور ان کو کس قدر جگہ کی ضرورت ہو گی۔ تاکہ ان کے لئے جگہ کا انتظام کیا جائے۔

۲۔ جو دوست یہاں مال برائے فروخت لانا چاہیں۔ ان کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ ۲۰ دسمبر کی شام تک اپنی دکان نمائش گاہ میں آراستہ کر لیں۔

۳۔ قادیان میں مال پر کسی قسم کا محصول چنگی نہیں ہے۔

۴۔ نمائش گاہ میں ہر چیز کی قیمت مقرر ہو۔ اور ہر چیز پر لکھی ہوئی ہو۔ اور نہایت مناسب ہو۔ جس میں کسی قسم کی کمی بیشی کی گنجائش نہ ہو۔

۵۔ مال لانے والے دوستوں سے جگہ (دوکان) کا کرایہ جو نہایت واجبی ہو گا افسر نمائش وصول کریں گے۔

۶۔ جو دوست مال لائیں۔ انہیں اچھی طرح اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ مال کی قیمت جس قدر ممکن ہو کم لگائیں۔ تاکہ خریدنے والے دوست اور تعاون کرنے والے احباب مال کی خرید و فروخت کر سکیں ایسا نہ ہو۔ کہ احباب بغیر سوچے سمجھے مال کی قیمت مقرر کر دیں۔ اور خود بھی نقصان اٹھائیں اور نمائش کو بھی نقصان پہنچائیں۔

۷۔ تمام تاجر اصحاب کو چاہیئے۔ کہ نمائش گاہ کو بارونق بنانے کے لئے سعی کریں۔ اور سب دوستوں کا فرض ہے کہ نمائش کو کامیاب بنائیں۔

۸۔ اس بات کا بعد میں اعلان کیا جائیگا کہ نمائش میں کس قسم کا مال برائے فروخت آئے گا احباب منتظر رہیں۔ (۹) نمائش گاہ میں دکانیں آراستہ کرنے کے لئے ہر ممکن امداد انچارج نمائش گاہ سے مل سکیگی۔ خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔ "ملک محمد طفیل صاحب اوورسیر مہتمم نمائش قادیان" (ناظر امور عامہ)

بقایا ادا ہونے کا اندراج

پہلے بقائے علیحدہ درج نہیں کئے جاتے تھے۔ اب علیحدہ علیحدہ درج کئے جاتے ہیں اس لئے عام اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سے جو دوست اپنے پچھلے سال کے بقائے داخل خزانہ کریں وہ یہ ضرور نوٹ کرا دیں۔ کہ یہ رقم بقایا سال گذشتہ کی ہے بلکہ اس سال بھی اب تک جس قدر بقائے سال گذشتہ داخل ہوئے ہیں۔ جن کی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ (یعنی بقایا سال گذشتہ) وہ اب ظاہر فرما دیں۔ کہ ان کے مرسلہ چندوں میں سے اس قدر رقم بقایا سال گذشتہ کی ہے۔ اور ان دوستوں کے نام بھی مطلع فرما دیں۔ جن کی طرف سے وہ رقم داخل ہوئی ہے۔

ناظر بیت المال

نزول ابن مریم علیہ السلام اور حقیقت دجال

سندھی زبان میں مندرجہ عنوان نام سے ڈاکٹر حاجی عبد العزیز صاحب نے ایک کتاب شائع کرائی ہے۔ مدت سے ایک ایسی کتاب کی سندھی میں ضرورت تھی جو احمدیت کے ابتدائی مسائل حیات و ممات مسیح علیہ السلام نزول ابن مریم علیہ السلام و حقیقت دجال پر روشنی ڈالے سو الحمد للہ کہ قابل مصنف نے یہ کتاب لکھ کر اور ایک کثیر رقم صرف کر کے اس ضرورت کو پورا کر دیا اب یہ سندھ میں رہنے والے تمام احباب کا فرض ہے۔ کہ اس کتاب سے تبلیغ میں امداد لیں۔ یہ کتاب بہترین کاغذ کے ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک تین آنہ ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر حاجی عبد العزیز صاحب میڈیکل آفیسر سلون۔ ضلع دادو سے مل سکتی ہے۔

260

انڈین ڈائرکٹری

سنہ ۱۹۳۶ء کی نئی اردو ایڈیشن جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں کارخانہ داروں سوداگروں اور مینوفیکچروں کے مکمل ایڈریس معہ کاروباری تفصیل بہترین اور کارآمد تجارتی معلومات مشہور شہروں اور تمام ریاستوں کے مکمل گائیڈ بے شمار تاریخی اور جغرافیکل مضامین کے علاوہ ممالک غیر کے پتہ جات درج کئے گئے ہیں۔ کاروباری دنیا خصوصاً ایجنسیوں مینوفیکچروں اور اشتہار بازوں کے لئے یہ کتاب ازحد مفید کارآمد اور دلچسپ ثابت ہوگی بڑے سائز کے ...۱۲ صفحے مجلد قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہر خریدار کو ایک سال کے لئے رسالہ رہنمائے تجارت مفت ارسال کیا جائیگا:۔ منگوانیکا پتہ:۔ **مینجر ڈائرکٹر پبلنگ بیورو قیصری باغ روڈ امرتسر**

ہر قسم کا بھاگلپوری ٹسری کپڑا

احباب کو معلوم ہے۔ کہ میں مدت سے اس کاروبار کو کرتا ہوں۔ اور خود ہی اس کو تیار کرتا ہوں مگر کبھی کبھی بوجہ قلت سرمایہ اس میں کمی واقع ہوجاتی رہی ہے۔ اب مکرمی پروفیسر مولوی عبدالماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ بہار کی شرکت اور نگرانی سے ہم نے ازسرنو اس کام کو بڑے پیمانہ پر شروع کیا ہے۔ احباب اگر توجہ کریں۔ تو ہندوستان کے اس قدر مختلف شہروں کے احمدی بھائی ایک غریب بھائی کی پوری امداد کرسکتے ہیں۔ مال کے اقسام سے لنگی، پگڑی، قمیص کا تھان، سُوٹ اور شیروانی وغیرہ کا عمدہ تھان انشاء اللہ روانہ کیا جائیگا۔ چونکہ بازار گرا ہوا ہے۔ اس لئے بہ نسبت اور سالوں کے اب کفایت بھی ہوگا:۔

المشتہر:۔ عبدالحکیم احمدی بھاگلپوری احمدیہ ہاؤس بھاگلپور سٹی

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو | اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو | دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرتِ خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا:۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

اپنے بچوں کو صحیح لائنوں پر تعلیم دینے کے لئے

منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف

سلسلہ کتب اسلام

مصنفہ:۔ **چوہدری محمد شریف صاحب مولوی فاضل** مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ پڑھائیں۔ جن کو سلسلہ کے علماء و بزرگانِ کرام نے بے حد پسند کیا ہے:۔

قیمت:۔ پہلی کتاب ۲؍ دوسری کتاب ۳؍ تیسری کتاب ۴؍ چوتھی کتاب ۴؍:۔

ملنے کا پتہ:۔ **محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان۔ دارالامان:۔**

"اُونٹ مارکہ" جرابیں بذریعہ ڈاک طلب کریں!

چونکہ اس وقت تک تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم نہیں کی جاسکیں۔ جس کی وجہ سے اکثر احباب کو اپنے کارخانہ کی جرابیں خریدنے میں دقت محسوس ہورہی ہے۔ اور اس کے متعلق دفتر میں پیہم استفسارات موصول ہورہے ہیں۔ لہذا احباب کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس جگہ ہماری جرابیں دستیاب نہ ہوتی ہوں۔ وہاں کے دوست کارخانہ سے براہِ راست طلب فرمائیں۔ ایسے آرڈر جن کی مالیت کم ازکم آٹھ روپیہ کی ہوگی۔ کارخانہ بذریعہ وی۔ پی تعمیل کرے گا۔ خرچ ڈاک آپ کے ذمہ نہیں ہوگا۔ اس طرح سے اصل نرخ پر آپ کو اپنے گھر میں جرابیں مل سکیں گی۔ دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور فوراً حسب ضرورت آرڈر بھجوادیں قیمتیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

۳؍، ۴؍، ۵؍، ۶؍ فی جوڑہ سادہ ٹسر:۔ ۱۲؍ فی جوڑہ سادہ اون۔ ۷؍ فی جوڑہ فینسی ٹسر:۔

یہ قیمتیں ½۹ سائز سے لے کر ۱۱ سائز تک کی ہیں۔ چھوٹے ناپ کی جرابیں اس سے کم قیمت میں ملتی ہیں۔ مفصل نرخنامہ آج ہی کمپنی سے طلب فرمائیں:۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پشاور ۱۰ دسمبر۔ چودہ ووٹوں کی موافقت اور ۹ کی مخالفت سے پشاور میونسپل کمیٹی نے پرائمری سکولوں میں ذریعہ تعلیم کے متعلق گورنمنٹ کے محکمہ متعلقہ کے سرکلر کو نافذ کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ دسمبر۔ ہندوستان میں چاندی کی مارکٹ میں ایک دفعہ پھر نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ امریکہ نے اچانک چاندی کی خرید بند کر دی ہے۔ ہندوستان کے چاندی کے تاجروں میں اس صورت حالات سے زبردست بے چینی پھیل گئی ہے۔ اگر امریکہ نے پھر چاندی کی خرید شروع نہ کی۔ تو بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور اور امرتسر میں بہت سی فرمیں فیل ہو جائیں گی۔ اس وقت چاندی کی قیمت ۷۴ روپے ۸ آنے سے گر کر ۶۱ روپے ۵ آنے ہو گئی ہے۔

لاہور ۱۰ دسمبر۔ آج مسلمانوں اور ہندوؤں کے وفود نے علیحدہ علیحدہ گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔ مسلم وفد نے مسلم نقطہ نگاہ پیش کرتے ہوئے ہندوؤں اور سکھوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں کا ذکر کیا۔ ہز ایکسی لنسی نے دونوں وفدوں کو ایک ہی جواب دیا۔ جس میں علاوہ اور باتوں کے کہا۔ گذشتہ چند مہینوں میں فرقہ وارانہ فضا کو مکدر کرنے کی ذمہ داری تینوں قوموں پر عاید ہوتی ہے۔ جب تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے احکام نافذ ہیں۔ ان کی اجازت کے بغیر کوئی مظاہرہ کرنا یا جلوس نکالنا قانون شکنی کے مترادف ہوگا۔ لیکن مذہبی نوعیت کے ان جلوسوں پر جو ہر سال نکلتے ہیں پابندیاں عائد نہیں۔ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی خلاف ورزی کی گئی۔ تو ایسی کوششوں کے سدباب کے لئے عملی اقدام کیا جائیگا اگر بعد میں قانون شکنی کی کوشش کی گئی۔ اور یہ قانون شکنی خونریزی پر منتج ہوئی۔ تو پھر جو کارروائی کی جائے گی۔ اس کے متعلق کسی جماعت کو شکایت نہیں ہونی چاہئے۔ مزید کہا۔ اگر حملوں کا سلسلہ جاری رہا۔ تو ایڈیشنل فوج کے اخراجات لاہور کے باشندوں سے وصول کئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ آج دارالعوام میں مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے فسادات لاہور کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا۔ صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ شہر سے فوج بلالی گئی ہے۔ مگر کرفیو آرڈر اور ہتھیار لے جانے اور خاص جلسوں کی ممانعت جاری رہے گی۔

ناسک ۱۰ دسمبر۔ سناتنیوں کے جلوس میں ہریجنوں کی شمولیت کو روکنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے جس سے جلوس میں ہریجنوں کی شمولیت ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ چینی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مانچوکو کے نو سو سپاہیوں نے سرحد جیہول پر حملہ کر دیا۔ لیکن چینی افواج نے انہیں پسپا کر دیا۔

قاہرہ ۱۰ دسمبر۔ وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے اعلان کیا ہے۔ کہ مصر کی تمام سیاسی جماعتیں مل کر قومی آئین کا مطالبہ کریں گی۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ برطانیہ کے پارلیمنٹری حلقوں میں اٹلی اور حبشہ کے درمیان صلح کی تجاویز کے متعلق تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے ان تجاویز سے حکومت کے حامیوں میں بھی اختلاف رونما ہو جائیگا۔

عدیس آبابا ۱۰ دسمبر۔ شمالی محاذ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ راس سیوم حبشی جرنیل کی افواج نے ایک اطالوی کیمپ پر چھاپہ مارا۔ اور چار اطالویوں کو ہلاک کیا ایک اور اطالوی چوکی پر حملہ کر کے تین اطالویوں کو ہلاک کیا۔

عدیس آبابا ۱۰ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایم لاوال اور سر سیموئل ہور نے اٹلی اور حبشہ کا قضیہ نپٹانے کے لئے جو تجاویز مرتب کی ہیں۔ وہ حکومت حبشہ کو بالکل ناقابل قبول ہیں۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ ٹائمز اوف لنڈن لکھتا ہے۔ کہ اٹلی میں چند ایک اخبارات کے سوا باقی تمام برطانوی اخبارات کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۱۰ دسمبر۔ اخبار سٹیٹسمین کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے۔ کہ ہائی کمشنر فار انڈیا سر بی این متر کے جانشین کے متعلق کئی قسم کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں اس سلسلہ میں سر جوزف بھور سابق کامرس ممبر گورنمنٹ اوف انڈیا۔ اور سر عبدالقادر کا نام لیا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ مسٹر انتھونی ایڈن وزیر امور لیگ نے کابینہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اٹلی اور حبشہ کے درمیان صلح کے فارمولا کو جس سے مسٹر ایڈن کو اختلاف ہے۔ برطانی کابینہ نے منظور کر لیا ہے۔

روما ۱۰ دسمبر۔ سائینور مسولینی نے اطالوی سینیٹ میں تقریر کے دوران میں ایم لاوال اور سر سیموئل ہور کی مصالحت کی تجاویز کا ذکر کرنے کے بغیر اس بات پر زور دیا۔ کہ افریقہ اور یورپ میں اٹلی کے مفاد کا تحفظ ہر ممکن ذرائع سے حاصل کیا جائیگا۔

لاہور ۱۰ دسمبر۔ لاہور میونسپلٹی کے سابق ایگزکٹو افسر نے لاہور کے اخبارات "ملاپ"۔ "ویر بھارت"۔ "انقلاب" اور "احسان" کے خلاف ہتک عزت کے الزام میں استغاثہ دائر کر دیا ہے۔ ان اخبارات میں ایگزکٹو افسر مذکور کے رویہ کے متعلق بعض الزامات شائع ہوئے تھے۔

پٹنہ ۱۰ دسمبر۔ بہار اور اڑیسہ کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ اسی ہزار تقاوی قرضہ اور عطیات کی مزید منظوری دی گئی ہے۔

لاہور ۱۰ دسمبر۔ ڈاکٹر امبیدکار نے ہندوؤں کی مجوزہ ذات پاک توڑک کانفرنس کی صدارت کو ٹھکرا دیا ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی کابینہ نے ایم لاوال اور سر سیموئل ہور کی صلح کی تجاویز کو منظور کر لیا ہے۔

احمد آباد ۱۰ دسمبر۔ ضلع پنچ محل سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں گذشتہ ایک ماہ سے چیچک کی وبا نہایت سرعت سے پھیل رہی ہے۔ اس وقت تک تین سو سے زائد بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔

برلن ۱۰ دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو فروری ۱۹۳۶ء کو ہندوستان آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کے بعد یورپ کو ان کی مراجعت مسز کملا نہرو کی صحت پر منحصر ہوگی

حیدر آباد دکن ۱۰ دسمبر۔ آج عثمانیہ یونیورسٹی کے طلبا نے امتحان کی تاریخوں میں تبدیلی کا مطالبہ پورا نہ ہوتے دیکھ کر ہڑتال کر دی۔ اور رجسٹرار کی موٹر کے ٹائر پھاڑ دئے۔

لاہور ۱۰ دسمبر۔ اخبار ملاپ رقمطراز ہے۔ کہ سردار نریندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ کی جگہ ایک مسلمان مجسٹریٹ مقرر کئے جانے والے ہیں۔

لاہور ۱۰ دسمبر۔ آج شہر کی فضا پر امن ہے اور پولیس کا پہرہ بدستور جاری ہے۔ فوجی رسالہ ہٹا لیا گیا ہے۔ پولیس نے بہت سے غنڈوں کو گرفتار کیا ہے اور ان سے گرانقدر رقوم کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔ پورن سنگھ کے قتل کے سلسلہ میں پولیس سرگرم تفتیش ہے ابھی تک قاتل گرفتار نہیں ہوا

دمشق (بذریعہ ڈاک) شام میں اطالوی ایجنٹ سامان جنگ خرید رہے ہیں انجمن دفاع حبشہ نے گورنر دمشق کو اطالویوں کی اس حرکت کے خلاف احتجاجی مکتوب بھیجا ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ دارالعوام میں مسٹر گرنفل نے جو لیبر ترمیم پیش کی ہے اس میں اس بات پر افسوس کیا گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ قیام امن و صلح اور تخفیف اسلحہ کے لئے کسی حکمت عملی کے اظہار میں ناکام رہی ہے۔

لاہور ۱۰ دسمبر۔ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نے مسجد شہید گنج کی تحریک کے متعلق تجاویز پر غور و خوض کرنے کے لئے مجلس شوریٰ قائم کر دی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی